ورفعنا لك ذكرك

وانك لعلى خلق عظيم

تحفہ محمدی

مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کے واسطے باقیمت ہدیہ ہے

گزرانیدۂ

الحاج محمد الیاس برنی چشتی القادری فاروقی ایم اے ۔ ال ال بی (علیگ)

حیدرآباد دکن

جلد دوم

باہتمام محمد مقتدی خاں شروانی

مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں طبع ہوا ۱۳۴۸ھ ۱۹۳۰ء

بار اول ۳۰۰۰

فی جلد دو آنے

فہرست مضامین

تحفۂ محمدی

جلد دوم

پیام (ب) گزارش (ج) مقدمہ

نمبر شمار | صفحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

تحقیق اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے۔ اے ایمان والو درود بھیجو اوپر اُن کے اور سلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

درودِ تاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ

اے اللہ میرے رحمتِ کاملہ نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے مولا حضرت محمد پر کہ صاحب تاج اور معراج

وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۝ دَافِعِ الْبَلَاۤءِ وَالْوَبَاۤءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ

براق اور علم کے ہیں۔ دفع کرنے والے بلا اور وبا و قحط۔ بیماری

وَالْاَلَمِ ۝ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ

درد کے نام اُن کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے اور قبول شفاعت کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے

فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۝ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۝ جِسْمُہٗ

لوح و قلم میں ۔ سردار ملک عرب و عجم کے ۔ جسم اُن کا

مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ۝

نہایت پاکیزہ خوش بودار ۔ پاک اور روشن ۔ خانۂ کعبہ اور حرم میں

شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْہُدٰی

آفتاب وقت چاشت کے ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے ۔ نور راہ راست کے

کَہْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ

پناہ مخلوقات کے ۔ چراغ تاریکیوں کے نیک عادتوں کے بخشوانے والے امتوں کے

صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ ۝ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ

صاحب بخشش اور بزرگی کے ۔ اللہ تعالیٰ نگہبان اُن کا جبریل خدمت گزار اُن کا

وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی

براق سواری اُن کی ۔ معراج سفر اُن کا ۔ سدرۃ المنتہیٰ

مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ

جائے قیام ہے اور مرتبہ قاب قوسین کا مطلوب ہے اُن کا مطلوب مقصد ہے اُن کا

وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ ۝ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ

تمام مقصد موجود اُن کے واسطے ۔ سردار رسولوں کے ۔ ختم کرنے والے انبیا کے

شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین راحۃ العاشقین

بخشوانے والے گنہگاروں کے۔ کل جہانوں کے واسطے رحمت۔ راحت دینے والے عاشقین کے

مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین

مرادِ شائقین کے۔ آفتاب خداشناسوں کے۔ چراغ سالکین کے

مصباح المقربین محب الفقرآء والمساکین ۝

چراغ مقربوں کے دوست رکھنے والے محتاج و مساکین کے

سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا

سردار جن و انس کے۔ نبی مکہ و مدینہ کے امام بیت المقدس اور خانہ کعبہ کے وسیلہ ہمارے

فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین

دنیا و آخرت کے صاحب مقدار دو کمانوں کے۔ معشوق رب دو مشرق اور

والمغربین جد الحسن والحسین۔ مولانا ومولی الثقلین

دو مغرب کے نانا حضرت امام حسن و حسین کے۔ آقا اور مولی جن و انسان کے

ابی القاسم محمد بن عبد اللہ نور من نور اللہ یا ایہا المشتاقون

والد ماجد حضرت قاسم کے حضرت محمد بیٹے عبد اللہ کے اللہ کے نوروں میں سے مجسم نور اے عاشقو!

بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ واصحابہ وسلموا تسلیما ۝

نور جمال آنحضرت کے حضور اور آل سرور کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجو۔

سلام

یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک
اشرق البدر علینا | فاختفت منه البدور
مثل حسنك ما رأینا | قط یا وجه السرور
یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک
انت شمس انت بدر | انت نور فوق نور
انت اکسیر و غالی | انت مصباح الصدور
یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک
یا حبیبی یا محمد | یا عروس الخافقین
یا مؤید یا محمد | یا امام القبلتین
یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفۂ محمدی

(جلد دوم)

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ   یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّم
فخرِ زماں ہو جانِ جہاں ہو   تم پر مری جاں فدا محمد
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جلد ۲

سرورِ عالم اور فخرِ آدم ہیں سرورِ انبیا محمد
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

یاورِ موسےٰ ہمدمِ عیسےٰ ہیں خضر کے رہنما محمد
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

روزِ قیامت کیوں ہو ندامت شافع ہو گر آپ سا محمد
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

با دلِ بریاں با چشمِ گریاں حاضر ہوا ہوں ہیں یا محمد
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

یاں گر نہ آئے کس در پہ جائے کہیے گدا آپ کا محمد
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

تم سے نہ پاؤں پھر کس سے پاؤں دل کا جو ہے مدعا محمد
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

حمزۂ مضطر اب سر جھکا کر پڑھ تو بھی صلِّ علیٰ محمد
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

حمزہ

جلد ۲

(۲) آیا

جہاں میں شکلِ احمد بن کے وہ نورِ قدیم آیا
محبت کا احد کے درمیاں جب حرفِ میم آیا

ہوا ہم پر کرم اللہ کا جب وہ کریم آیا
خدا کا رحم لایا ساتھ جس دن وہ رحیم آیا

مسیحا آگیا مردہ دلوں کے زندہ کرنے کو
کلامِ حق کے سمجھانے کی خاطر وہ حکیم آیا

ہوا زندہ جو پہنچا مردہ دل دربارِ احمد پر
شفا پا کر گیا جو در پہ بیمار و سقیم آیا

گیا خالی نہیں شاہِ عرب کے دارِ دولت سے
گدا بن کر کوئی آیا مسافر یا مقیم آیا

نہ پھیرا جائے گا محروم گر اخلاصِ باطن سے
شفیع المذنبیں کے در پہ یہ سرورِ اثیم آیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

سرور

(۳) ولادتِ اقدس

جو تھے رازِ نہاں ہویدا ہوئے ہیں
ہمارے نبی آج پیدا ہوئے ہیں

ابرِ رحمت کی جو گھنگھور گھٹا چھائی ہے ۔۔۔ باغِ عالم میں عجب تازہ بہار آئی ہے
کر دیا برقِ جمالِ نبوی نے پرنور ۔۔۔ دل مرا شاہدِ اللہ کا شیدائی ہے
نیک ساعت ہے آج ۔ دل پہ فرحت ہے آج ۔۔۔ شاد کثرت ہے آج ۔ آئی وحدت ہے آج

نگوں سر جبھی لات و عزیٰ ہوئے ہیں
ہمارے نبی آج پیدا ہوئے ہیں

گنجِ وحدت میں نہاں تھا جو وہ نورِ انور ۔۔۔ مدتوں صورتِ پرکار لگایا چکر
وہی نبیوں کا مقدم ہے موخر بن کر ۔۔۔ ختم کرنے کو نبیوں کے ہوا ہے ظاہر
آئے آئے سرتاج ۔ جن کا جگ میں ہے راج ۔۔۔ خاص ان کا ہے کاج جشنِ میلاد ہے آج

مسرت کے جلسے ہر اک جا ہوئے ہیں
ہمارے نبی آج پیدا ہوئے ہیں

سلمان کا دل فکر سے آزاد ہے آج — دیکھ کر محفلِ میلاد ہر اک شاد ہے آج جلد۲

عرض حمزہ کی سنو بیٹھو کہ ہے ذکر نبی — ہو مبارک کہ یہاں جلسۂ میلاد ہے آج

ہو کے محوِ سجود۔ سوئے ربّ درود — پڑھو پڑھو درود۔ ہوگی رحمت ورود

درِ رحمتِ باری سب وا ہوئے ہیں
ہمارے نبی آج پیدا ہوئے ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

حمزہ

---

(۴) نبی جی کی لوری

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار — پڑھتے ہیں صلی اللہ وصلعم آج در و دیوار

نبی جی، اللہ اللہ اللہ، ہو۔ لا الٰہ الا ہو

سیدِ مکی، ماہِ مدینہ پیارے نبی جی آئے — چھین لیا دل من موہن نے چاند سا مکھڑا دکھائے

نبی جی، اللہ اللہ اللہ، ہو۔ لا الٰہ الا ہو

ننھے دل کا جھولا بنائے تارِ نظر کی ڈور — سوتا ہے اُس میں ماہِ رسالت نور بھری ہے پور

نبی جی، اللہ اللہ اللہ، ہو۔ لا الٰہ الا ہو

جبریل آئے جھولا جھلانے، لوری دے رحمان — سو جا سو جا رحمتِ عالم! میں تیرے قربان

نبی جی، اللہ اللہ، ہو۔ لا الٰہ الا ہو

جان اور دل تو لے لیا تم نے ایک نظر کے ساتھ — مانگ رہے ہیں اب کیا مجھ سے پھیلا کے دونو ہاتھ

نبی جی، اللہ اللہ، ہو۔ لا الٰہ الا ہو

ہونٹ گلابی، ہنستا چہرہ، جھڑتے ہیں منہ سے پھول — نور کا پتلا، چاند کا ٹکڑا، حق کا پیارا رسول

نبی جی، اللہ اللہ اللہ، ہو۔ لا الٰہ الا ہو

ں صورت نام محمدؐ دو جگ کا سردار   جان سے پیارا، راج دلارا، رحمت کی سرکار

جلد ۲

نبی جی، اللہ اللہ اللہ، ہو۔ لا الہٰ الا ہو

ا کا دل مٹھی میں لے کر سوتے ہو کیا انجان   ننھے قدموں پہ سر کو رکھ کر ہو جاؤں قربان

نبی جی اللہ اللہ اللہ، ہو لا الہٰ الا ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

امجد

—— ٠:٠ ——

(۵) بادِ بہاری

جھوم جھوم آئی ہے بادِ بہاری — وہ جھوم جھوم آئی ہے بادِ بہاری
بزمِ میلاد ہے میرے نبی کی — سیج پھولوں کی ساری وہ کرنی تہاری

جھوم جھوم آئی ہے

شامیانہ ہے تنا ابر کا کیا زیرِ سما — ارض پر بوندیں گریں جا بجا چھڑکاؤ ہوا
بادِ صرصر نے گلی کوچوں کو سب صاف کیا — باغِ عالم میں نظر آنے لگی شانِ خدا

دنیا کے پردہ پہ پردہ اٹھا گئے

نور باری کی تیاری وہ آئی سواری جھوم جھوم آئی ہے

دیکھنے نورِ الٰہی کی وہ صورت گوری — انس و جن حور و ملک کرنے لگے سر زوری
بڑھ کے گہوارے کی حوروں نے سنبھالی ڈوری — پر مسرت سے سنانے لگے سب مل لوری

جھولو جھولو سرتاج — کر لیو ہم سے نہ لاج
تو ہے بھاوے ہے آج — پیارے طیبہ کا راج

حور و ملائک جھولا جھلائیں

جھولو جھولو پیارے ۔ وہ راج دلارے ۔ جھوم جھوم آئی ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّم

حمزہ

جلد ۲

(۶) صلی اللہ علیہ وسلم

رشکِ قمر ہے روئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
طاقِ حرم ابروئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

معرفتِ حق کا خزینہ احمدؐ کا سینہ
چہرۂ انور نورِ احد کا ہے اک آئینہ

اس میں نہاں اسرارِ خدا ہیں ۔ اس میں عیاں انوارِ خدا ہیں
رویتِ حق ہی روئے محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ نبی سے ہو جو منور دل کا کاشانہ ۔ جان مری کیوں کر نہ فدا ہو مثلِ پروانہ
آٹھوں پہر ہوتا رہے درشن ۔ دل میں رہے ہر ساعت روشن
شمعِ رخِ نیکوئے محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

حمزہ

(۷) نور

ملہار

نبی تورے گورے بدن سے چھن چھن کے برسے ہے نور
پرچھائیں تن کی کب ہو ظاہر - ہیں نورِ مجسّم حضور
نبی تورے گورے بدن

نور کے جلوے دیکھن ہارے دیکھ کے ہو گئے دنگ
کالی کملیا نور سے چمکی بنا نرالا رنگ
فانوس کا رنگ شمع کی لَو سے
رنگت کو بدلے ضرور - نبی تورے گورے بدن

نورِ خدا سے نورِ نبی ہے - نورِ نبی سے کل منڈان
چشمِ بصیرت بتلا دے گی دل میں اگر ہو اس کا دھیان
نورِ الٰہی شکلِ بشر میں
کیسے ہوا ہے ظہور - نبی تورے گورے بدن

دل کو لگاؤ اس دل سے جس دل میں ہو کچھ لاگ
بن میں گھسے لکڑی پر لکڑی جب تو پیدا ہوئی آگ
حمزہ کے دل میں اپنی تجلّی
بھر دو جی نوروں کے نور - نبی تورے گورے بدن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حمزہ

(۸) رسولِ عربی

تم پہ سو جان سے قربان رسولِ عربی　　تم مری جان کی ہو جان رسولِ عربی

آپ کی شان میں ہے بے ادبی بے دینی　　آپ کا عشق ہے ایمان رسولِ عربی

حق سے ملنے کی نکل آئی ہے اچھی صورت　　ہے تصوّر ترا ہر آن رسولِ عربی

تا دمِ حشر رہے بادِ خزاں سے محفوظ　　آپ کا یہ چمنستان رسولِ عربی

سامنے روضۂ اقدس کے زمیں پر لوٹوں　　یہ مرے دل کا ہے ارمان رسولِ عربی

ساتھ لے جائیے حسرت کو جو ہو وقتِ اخیر　　اتنا فرمائیے احسان رسولِ عربی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

مولانا عبدالقدیر حسرت حیدرآبادی

(۹) ہمارے نبی

خاتم المرسلیں ہیں ہمارے نبی
رحمۃ العالمیں ہیں ہمارے نبی

نورِ محمدی کا جہاں میں ظہور ہے | کوئی اگر نہ دیکھے تو اس کا قصور ہے
ہے مردمک میں جلوۂ جاناں چھپا ہوا | آنکھوں میں نور دل میں ہر اک کے سرور ہے

مرحبا دل نشیں ہیں ہمارے نبی
خاتم المرسلیں ہیں ہمارے نبی

مومن کے دل میں شمعِ نبوت کا نور ہے | سب عاصیوں پہ فضل خدائے غفور ہے
رہتی ہے اس کی آٹھ پہر لو لگی ہوئی | پوشیدہ دل میں کوئی نہ کوئی ضرور ہے

اس مکاں کے مکیں ہیں ہمارے نبی
خاتم المرسلیں ہیں ہمارے نبی

وہ کونسا مکاں ہے کہ جس میں مکیں نہیں | وہ انجمن نہیں کہ جہاں وہ حسیں نہیں
حمزہؔ اسی کے جلوہ سے ہے مردمک میں نور | کس چشم میں وہ لیلیِٰ محمل نشیں نہیں

جہاں دیکھو وہیں ہیں ہمارے نبی
خاتم المرسلیں ہیں ہمارے نبی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّم

حمزہ

(۱۰) طیبہ کے بسیاں

جلد ۲

طیبہ کے بسیاں لولاک توری شان

نورِ نبی گر پیدا نہ ہوتا ہوتا نہ کون و مکان
طیبہ کے بسیاں

نورِ خدا ہی شکلِ نبی ہیں چہرہ پہ میں قربان
طیبہ کے بسیاں

دیکھ کے ان کے لب کو حیا سے پھیکا پڑا مرجان
طیبہ کے بسیاں

حضرتِ عشق آؤ جاؤ تمہاں ہو دل میں رہو مہمان
طیبہ کے بسیاں

آنکھیں مری تیرے روضہ کی جالی دونوں رہیں یکساں
طیبہ کے بسیاں

عاشق کو اپنے پہچان کر بھی ہوتے ہو کیوں انجان
طیبہ کے بسیاں

ہاتھ لگے گر خواب میں میرے چھوڑوں نہ میں دامان
طیبہ کے بسیاں

حمزہ اس شوخ پردہ نشیں کا دل ہے مرا ایوان
طیبہ کے بسیاں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّم

حمزہ

چہلد

(۱۱) تجھ بن نہیں ہے قرار

تجھ بن نہیں ہے قرار قرار مورے پیارے

میم ملو جب نام احد سے احمد کہیں سب پکار
پکار مورے پیارے

کملی ڈالا گیسوں والا بانکا طرہ دار یار
یار مورے پیارے

معراجن کا راج دلارا عرش کا رف رف سوار
سوار مورے پیارے

جائے خبر طیبہ کو اسی سے ٹوٹے نہ آنسوں کا تار
تار مورے پیارے

شان کرم ہو تیرے ہی گھر کی بگڑی کو میری سدھار
سدھار مورے پیارے

شافع محشر ذات ہے تیری ڈر کیا ہے روز شمار
شمار مورے پیارے

نزع میں آ کے شکل دکھا دو ہو وے خزاں میں بہار
بہار مورے پیارے

شائق ایسے من مورت پر جان کو اپنے تو وار
وار مورے پیارے

اللّٰہم صل علیٰ محمد
یا رب صل علیہ وسلم

شائق

(۱۲) معراجی سیّاں

معراجی سیّاں ٭ عرش تورا ایوان
کہتے ہیں جس کو روح الامیں سب ہے وہ ترا دربان
معراجی سیّاں
داروغہ ہے وہ باغ نبی کا کہتے جسے رضوان
معراجی سیّاں
عرش و کرسی لوح و قلم سب تیرا ہی ہے سامان
معراجی سیّاں
من کی مرادیں مانگ رہی ہوں بھر دو مرا دامان
معراجی سیّاں
طیبہ کے سیّاں طیبہ کے سیّاں تجھ پہ ہے جان قربان
معراجی سیّاں
تن من سارا تم پہ لٹا دوں دل کا ہے یہ ارمان
معراجی سیّاں
خود کو مٹا دے عشقِ نبی میں حمزہ کا کہنا مان
معراجی سیّاں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

حمزہ

(۱۳) والے

گورے رخ پہ ترے قربان
وہ کالی کملیا والے

لولاک لما ہے تیری شان ہے دونوں جہاں کا تو سلطان
تیرے لئے ہے کون و مکان معراج کے جانے والے

ماتھا ہے تیرا چندر پونم ابرو ہیں دونوں طاقِ حرم
کاکل کو بنائے خم در خم تیرے بال گھونگھر والے

نعت کا کھلا ہے میخانہ لبریز ہے دل کا پیمانہ
کیا جھوم رہے ہیں مستانہ مئے عشق نبی کے متوالے

پُرلطف ہے کیا طیبہ کی گلی آتی ہے نظر یہ کتنی بھلی
دنیا ہی میں جنت ہم کو ملی حیرت میں ہیں جنت والے

محشر میں تپش حمزہ کو ہو جب سوکھا ہو گلا اور خشک ہوں لب
بھر بھر کے پلا ساقیِ عرب کوثر کے پیالے پیالے

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد
یا رب صلِّ علیہ وسلم

حمزہ

(۱۴) محمد ﷺ

تولائے حق ہے۔ ولائے محمدؐ   رضائے الٰہی۔ رضائے محمدؐ

زہے قاب قوسین جائے محمدؐ   او ادنیٰ ہے خلوت سرائے محمدؐ

کما ینبغی جز خدائے محمدؐ   کوئی کر سکے کیا ثنائے محمدؐ

ہے یک وجہ سے ماسوائے محمدؐ   خدا جلوہ گر در لقائے محمدؐ

محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ   محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

شاہ کمال الدین کمال
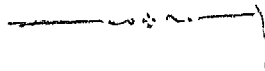
(۱۵) محمدؐ محمدؐ

شہنشاہِ اعظم محمدؐ محمدؐ　　رسولِ دو عالم محمدؐ محمدؐ

وہ ہے ابنِ آدم وہ ہے فخرِ آدم　　مکرم معظم محمدؐ محمدؐ

اگرچہ نبی آخری ہے وہ لیکن　　ہے سب سے مقدم محمدؐ محمدؐ

رہائی ہو غم سے اگر کوئی بندہ　　پکارے دمِ غم محمدؐ محمدؐ

الٰہی مرے منہ میں جبتک زباں ہو　　زباں پہ ہو ہر دم محمدؐ محمدؐ

وظیفہ یہی کوثری جی ہے اپنا　　جپا کرتے ہیں ہم محمدؐ محمدؐ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

چودھری دلّو رام کوثری

(۱۶) وہ

وہ خاتمِ پیغمبراں وہ شاہ وہ شاہِ شہاں
وہ غمگسارِ بے کساں روحِ روانِ عاشقاں
محبوب ربِّ دو جہاں
وہ جس کے آنے سے کھلی دل کے گلستاں کی کلی
پھر پھولنے پھلنے لگی
جو شاخ تھی سوکھی ہوئی
ٹوٹی ہوئی
چھوٹی ہوئی
مشرق سے مغرب تک ہوا اک دم اُجالا نور کا
اور کفر کی ظلمت جو تھی کافور گویا ہو گئی
آنے سے اس کے بے گماں
وہ شاہ وہ شاہِ شہاں وہ خاتمِ پیغمبراں
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّم

مسٹر چمن لال چمنؔ لاہوری

جلد ۲

(۱۷) میرے آقا

بادشاہِ دوسرا ہے کون؟ کوئی بھی نہیں
شافعِ روزِ جزا ہے کون؟ کوئی بھی نہیں
صدرِ بزمِ انبیا ہے کون؟ کوئی بھی نہیں
اور محبوبِ خدا ہے کون؟ کوئی بھی نہیں
میرے آقا کے علاوہ میرے حضرت کے سوا

داورِ محشر ہے وہ۔ یہ ہیں شفیع المذنبیں
وہ شہِ ارض و سما۔ یہ شاہِ خوبانِ زمیں
وہ الٰہ العٰلمیں۔ یہ رحمۃً للعٰلمیں
عشقِ محبوبِ خدا۔ عشقِ خدا سے کم نہیں
اس کو کیا جانے کوئی عشقِ محبت کے سوا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

پیر بھودیال عاشق لکھنوی

(۱۸) نہ ملا

گئے دونوں جہاں تو نظر سے گزر تیری شان کا کوئی بشر نہ ملا
تیری ہر جگہ دیکھی نرالی پھبن تیرا بھید کسی کو مگر نہ ملا

کوئی جلوہ طور سے غش میں گرا کوئی سدرہ پہ چلنے سے عاری ہوا
گئی عقلِ رسا تو خبر نہ رہی اُڑا طائرِ فکر تو پر نہ ملا

کہیں دستِ سوال دراز نہیں کسی اور پہ یوں مجھے ناز نہیں
کوئی تجھ سا غریب نواز نہیں تیرے در کے سوا کوئی در نہ ملا

اسی فکر میں گزرے ہیں دن اکبر اسی غم میں گنے تارے شب بھر
کیا جس نے اشارے سے ٹکڑے قمر کبھی ہائے وہ رشکِ قمر نہ ملا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

اکبر

۱ چٹان جلد ۲

(۱۹) کس نے

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پہ
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
سات پردوں میں چھپا بیٹھا ہے حسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا
کہہ دیا لا تقنطوا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محوِ تمنا کر دیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

پنڈت ہری چند اختر

(۲۰) تو نے

نغمۂ وحدتِ حق دہر میں گایا تو نے
کملی والے یہ عجب گیت سنایا تو نے

ربِّ بے مثل کا دنیا میں بٹھا کر سکّہ
نقشِ اوہام پرستی کو مٹایا تو نے

خوابِ غفلت میں پڑے سوتے تھے مکّی مدنی
لبِ اعجاز سے قم کہہ کے اٹھایا تو نے

کیوں نہ قربان مسلمان ترے نام پہ ہوں
حق پرستی کا جنھیں طور بتایا تو نے

باہمی نفرت و کینہ تھا وطیرہ جن کا
اُنس و الفت کا سبق ان کو پڑھایا تو نے

جو شراب اور نشے کے تھے ازل سے مشتاق
مئے وحدت کا انھیں جام پلایا تو نے

ریت کے ذرّوں کو بارود کی طاقت بخشی
خاکِ ناچیز کو اکسیر بنایا تو نے

کر دیا ایک شہنشاہ و گدا کا رتبہ
اونچ اور نیچ کا سب فرق اڑایا تو نے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّم

لالہ لال چند فلک

پارہ جلد ۲

(۳۱) کملی والے نے

اسلام کا پرچم عالم پر آ لہرا دیا کملی والے نے
اللّٰہ احد کا نقارہ بجوا دیا کملی والے نے

اصنام پرستی ہر جا تھی تثلیث میں حیراں دنیا تھی
توحید کے رخ سے پردے کو اٹھوا دیا کملی والے نے

ایمان سے دل مسرور ہوا اور خار تردد دور ہوا
اس لطف سے رازِ پنہاں کو سمجھا دیا کملی والے نے

جب صبحِ ہدایت آئی نکل اور ظلمتِ کفر ہوئی زائل
تب جاء الحق۔ زھق الباطل فرما دیا کملی والے نے

قوسین و حجاب و امکاں کے معراج میں حد و دم آ کے ملے
سب دائرہ وحدت کے سوا مٹوا دیا کملی والے نے

اے حسرتِ شیدا فکر نہ کر۔ ہیں ساتھ ہمارے پیغمبر
جب انت مع من احببت فرما دیا کملی والے نے

اللّٰھم صل علی محمد
یا رب صل علیہ و سلم

حسرت حیدرآبادی

جلد ۲

(۳۰) موری نیّا

نبی جی موری نیا کردو پار نبی جی موری نیا کردو پار

بار گنہ سے ڈوب رہی ہے۔ آن پڑی منجدھار۔ نبی جی موری نیّا کردو پار

اب تو چھوڑ چلے گھر بار

نبی جی موری نیا کردو پار

ہاتھ خالی آنکھیں بند اور منھ پر اوڑھے نقاب ۔ تیرے سہارے آئی ہوں بن جانے عذاب و ثواب

موری لاج رکھو سرکار

نبی جی موری نیا کردو پار

پہلی منزل پہنچا کر سب دوست گئے ہیں بھول ۔ وہی ہماری رفیق ہے جو دل میں ہے حب رسول

جس سے روشن ہوا ہے مزار

نبی جی موری نیّا کردو پار

سرمایہ کچھ پاس نہیں ہے پاس ہے اتنی آس کلمہ گو ہے آخر حمزہ کچھ تو ہوگا پاس

میرا آقا ہے خود مختار

نبی جی موری نیا کردو پار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّم

حمزہ

جلد ۲

(۱۳) کملیا والے

دلوں کی ظلمت کو دور کر دے دکھا کے صورت کملیا والے
جلا کے دل رشکِ طور کر دے دکھا کے صورت کملیا والے

گر عشقِ محمدؐ میں سوزِ جگری ہوگی
بھولیں گے خودی اپنی یہ بیخبری ہوگی
اگر نہ ہو تو ضرور کر دے
دکھا کے صورت کملیا والے

ہوگا وہ مبارک دن شیشہ میں پری ہوگی
حضرت کی مرے دل میں جب جلوہ گری ہوگی
اگر نہ ہو تو ضرور کر دے
دکھا کے صورت کملیا والے

جب گوشۂ مرقد میں نعش اپنی دھری ہوگی
موسیٰ کی طرح میری کیا چارہ گری ہوگی
اگر نہ ہو تو ضرور کر دے
دکھا کے صورت کملیا والے

ثابت جو قیامت میں شوریدہ سری ہوگی
ہر فردِ خطا حمزہ جرموں سے بری ہوگی
اگر نہ ہو تو ضرور کردے
دکھا کے صورت کملیا والے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٌ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

حمزہ

(۳۲) صبا

پاگیا تیری چال و چلن سے
آئی صبا تو طیبہ کے بن سے

اے صبا جلد بیاں کر مرے سرکار کا حال　　حضرتِ احمدِ مختار کے دربار کا حال
ہند والوں کا بھلا ذکر وہاں آیا تھا　　پوچھا سرکار نے کچھ اپنے نمک خوار کا حال
جس کا کھاتا ہے وہ باپ بن سے
آئی صبا تو طیبہ کے بن سے

گرد روضہ کے فرشتوں کو بھی دیکھے جھمگٹ　　حوریں لیتی ہوئیں جالی کی بلائیں چٹ چٹ
کلمہ پڑھتا ہے کوئی۔ کوئی درود و سلام　　چومتا ہے کوئی بڑھ بڑھ کے حرم کی چوکھٹ
کوئی فدا ہے جان اور تن سے
آئی صبا تو طیبہ کے بن سے

باغِ جنت سے بھی روضہ میں ہے بہتر خوشبو　　وہی خوشبو ہے مدینہ کی گلی میں ہر سو
ہند میں محفلِ میلاد جہاں ہوتی ہے　　یوں مہکتی ہے وہ بوشان تری اللہ ہو
پھولوں کی بو جیسے آوے چمن سے
آئی صبا تو طیبہ کے بن سے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

حمزہ

(۳۴) ہو جائے

مرا مدینہ میں یارب! مقام ہو جائے — وہیں یہ عمرِ دو روزہ تمام ہو جائے

تری جنابِ مقدس میں سرورِ عالم — قبول میرا درود و سلام ہو جائے

جو جان جائے شہیدی کی طرح روضہ پہ — تو عاشقانِ محمدؐ میں نام ہو جائے

ہمیں ہے دل سے بھروسا تری شفاعت پہ — بلا سے آج ہی یوم القیام ہو جائے

طلب نہ باغِ ارم کی نہ خواہشِ جنت — عطا مجھے درِ خیر الانام ہو جائے

خدا کے واسطے اب تو نگاہِ لطف و کرم — ادھر بھی اے شہِ والا مقام ہو جائے

زباں سے کہتا ہوا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — کرم کریم الٰہی تمام ہو جائے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

کرم کریم

—— ـــــــ ——

(۳۴) آؤ رسیاں

نینوا میں بسیو طیبہ کے بسیاں

تمرے بنا موہے کچھ ہو نہ بھاوے　　درس دکھاؤ آؤ رسیاں

شعلۂ عشق کہیں دل کو جلا دیتا ہے　　دل جلاتا نہیں یہ دل کی جِلا دیتا ہے

زنگِ دل چھیل کے آئینہ بنا دیتا ہے　　جلوۂ عارضِ جاناں نہ دکھا دیتا ہے

جوت پیا کی من ماں بسی ہے

پھول میں جیسے باس بسیاں

اثر اتنا تو ہو جذبِ دلِ ناشاد کبھی　　مجھ کو بھولے سے مدینہ میں کریں یاد کبھی

ہجر کی میری زبانی سُنیں روداد کبھی　　ہند میں کرتا پھری خاک نہ برباد کبھی

منوا کے مورے ارمان ہے اتنی

تورے چرن پہ جاں نکسیاں

نینوا میں بسیو طیبہ کے بسیاں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّم

حمزہ

(۳۵) غمِ ہجر

غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے
میرے مولا بلا لو مدینہ مجھے

قافلے والے گئے میں ہاتھ ملتا رہ گیا
جاں تڑپتی رہ گئی اور دل مچلتا رہ گیا

لیا ساتھ نہ اپنے کسی نے مجھے
میرے مولا بلا لو مدینے مجھے

دیکھئے قسمت میں لکھی ہے زیارت یا نہیں
دیکھئے روضہ پہ بلواتے ہیں حضرت یا نہیں

یہی سوچ ہے بارہ مہینے مجھے
میرے مولا بلا لو مدینے مجھے

آسماں تھامے زمیں پکڑے وطن روکا کرے
میں نہ ٹھہروں گا نہ ٹھہروں گا کوئی چیخا کرے

کیا یاد ہے میرے نبی نے مجھے
میرے مولا بلا لو مدینہ مجھے

ہو رہا تھا نوری تیرا تذکرہ دربار میں
ہے طلب تیری بڑی سرکار کے دربار میں

کہا خواب میں آکے کسی نے مجھے
میرے مولا بلا لو مدینے مجھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

نوری

آرزو (۳۶)

کھو جی گر گیانی داتا کہ طیبہ نگری کیوں کر جائیں
مچلتا دل ہے پہلو میں اب اس کو کیوں کر ہم سمجھائیں

بہت بیتاب ہوں میں ہائے بیتابیٔ دل سے	جہاں تک ہو سکا کرتا رہا میں ضبط مشکل سے
مگر اب قلبِ مضطر کا تڑپنا جان کھووے گا	تعلق ہے بہت گہرا رگِ جاں اور رگِ دل سے
جان جائے تو جائے، موت آئے تو آئے	دل سے الفت نہ جائے، چھیاں اُن کا جمائے
رہے پیشِ نظر۔ روئے خیر البشر	جھوکے قدموں پہ سر، حمزہ مرنے میں آئے

ادھر سے عزرائیل آئیں ۔ ادھر سے حضرت بھی آئیں
محمدؐ کی ہم امت ہیں تو پھر کیوں محشر سے گھبرائیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ

حمزہ

(٢٢) نکلی

کھیتی تری اُمّت کی تا حشر ہری نکلی — جو شاخِ شجر پھوٹی پھولوں سے بھری نکلی

جب گلشنِ طیبہ سے بادِ سحری نکلی — خوشبو میں دُلھن بن کر کیا بھاگ بھری نکلی

تو چشمِ محمدؐ کی کافی ہے مسیحائی — بیماروں کی قسمت سے کیا چارہ گری نکلی

مشہور مدینہ میں میں ہو گیا دیوانہ — کیا چیز محبّت میں شوریدہ سری نکلی

جب ہو گیا دیوانہ کچھ ان کی خبر پائی — کیا کام کی چیز اپنی یہ بے خبری نکلی

معراج میں کہہ اُٹھا یوں حسنِ نبی بڑھ کر — یاں بھی مری صورت کی سب جلوہ گری نکلی

محشر میں مرے دل سے چمکی جو تری صورت — شور اُٹھا فرشتوں میں شیشے سے پری نکلی

اے چاند مدینے کے قربان شفاعت پر — اُمت تری محشر میں جرموں سے بری نکلی

رحمت نے خریدی کچھ کچھ ان کی شفاعت نے — جو جنس گنہ کی تھی کھوٹی بھی کھری نکلی

طیبہ میں پہنچ جائے یا رب وہ دھواں بن کر — سینے سے جو شائقؔ کے آہِ جگری نکلی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

شائقؔ

(۲۳) چاہیئے

دل محمدؐ سے لگانا چاہیئے
حوصلے اپنے بڑھانا چاہیئے

جلوۂ جاناں نظر آ جائے گا
دل کو آئینہ بنانا چاہیئے

نور بن کر دیدہ مشتاق ہیں
یا نبی تشریف لانا چاہیئے

آرزو اس کے سوا کچھ بھی نہیں
اپنا دیوانہ بنانا چاہیئے

سن کے سبحان الذی اسریٰ کے راز
آپ کے قربان جانا چاہیئے

ہر قدم ہے قدسیوں کی سجدہ گاہ
سر کے بل طیبہ کو جانا چاہیئے

آستانِ مصطفےٰ پر سر رہے
بس یہی ہم کو سرہانا چاہیئے

سر رہے پیارے نبی کے پاؤں پر
جان سے اس طرح جانا چاہیئے

نزع میں اور قبر میں اور حشر میں
ہر جگہ ہم کو بچانا چاہیئے

تم شفیع المذنبیں ہو یا رسول
عاصیوں کو بخشوانا چاہیئے

عالمِ ہستی نہیں دار الخلود
آئے ہیں شائق تو جانا چاہیئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

شائق

(۲۴) ہو

بسر یوں زندگی آٹھوں پہر ہو — ترا جلوہ مرے پیشِ نظر ہو

اثر اتنا تو ہو اے جذبِ الفت — قدم حضرت کا ہو اور میرا سر ہو

صبا حالت مری حضرت سے کہنا — مدینہ میں اگر تیرا گزر ہو

مدینہ میں بلا لو یا محمدؐ — یہ باقی عمر میری واں بسر ہو

صبا کچھ لا شمیمِ زلفِ احمدؐ — معطر ہم غریبوں کا بھی گھر ہو

قیامت میں جو احمدؐ کا گزر ہو — کہوں گا اس طرف بھی اک نظر ہو

قیامت میں مزا جب ہو گا شائق — یہ ہاتھ اور دامنِ خیر البشر ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

شائق

(۲۵) والے

دکھلاوے نین اک بار ما ذاغ کے نیناں والے

اللہ کا تو ہے دلدار   اونچی ہے تیری سرکار   میں خادم تو سردار   وہ کالی کملی والے

تیرا رخ ہے یا قرآن   میرا دین ہے یا ایمان   تیرے نام کے میں آہن   جپتا رہتا ہوں بس بالے

مجھے طیبہ میں بلواؤ   وہ چاند سا مکھ دکھلاؤ   ٹک اتنا کرم فرماؤ   وہ پیارے گیسو والے

کس دن دل میں آؤ گے   گھر کو میرے بساؤ گے   مو کو شاد بناؤ گے   وہ طیبہ بستی والے

کیوں ہے شائق سے انجان   اس کا ہے تجھ پر ایمان   تمہاری چتون کے قربان   وہ سرمگیں انکھیاں والے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

شائق

(۲۶) مدینے والے

ترپت ہے مورا جیا مدینے والے

کاہے کو ہم کو بھول گئے ہو — کیوں نہیں لیتے کھبریا — مدینے والے

ناہیں دکھاتے ہو اپنا جو درشن — گجرے گی کیسے عمریا — مدینے والے

ندیا گنہ کی موج ہے بھاری — ڈوبے نہ موری نوریا — مدینے والے

معراجن ہیں کس سے لڑی تھی — تمھاری وہ بانکی نجریا — مدینے والے

لاج رکھو شائقؔ کی خدارا — سونے سلونے سنوریا — مدینے والے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

شائقؔ

(۲۷) احمدؐ پیا

احمد پیا موری بات سنو نا

آن پڑی ہوں تورے دوارے دیکھو کہیں انجان نہ ہونا

توری ادا ہے سب میں نرالی لب میں ہے جادو آنکھیں ٹونا

خالی نہ جائے شائق تورا جو مانگے سرکار وہ ہونا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

شائق

(۲۸) صلِّ علیٰ رسولِ اللہ

صلِّ علیٰ رسول اللہ عرشِ بریں کے جانے والے

...گھر میں ہوں لاچار - نیا آن پڑی منجدھار   آؤ مدد کو کھیون ہار - بیڑا پار لگانے والے

صلِّ علیٰ رسول اللہ عرشِ بریں کے جانے والے

...عشق سے ہوں میں گھائل - راہِ عرب کی ہے مشکل   چلتے چلتے منزل منزل - پڑ گئے پاؤں میں چھالے

صلِّ علیٰ رسول اللہ عرشِ بریں کے جانے والے

...ہر بیٹھا ہوں آج - تجھ سے بنیں گے بگڑے کاج   مولا رکھیو میری لاج - کون ہے تیرے سوا سنبھالے

صلِّ علیٰ رسول اللہ عرشِ بریں کے جانے والے

...در کا تیرے فقیر - مولا کون بندھاوے دھیر   آنکھوں میں بھر آئے نیر - اپنی خدمت میں بلوا لے

صلِّ علیٰ رسول اللہ عرشِ بریں کے جانے والے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

اکبر

(۲۹) بحرِ عصیاں

اجی وہ کملی والے محمدؐ ہو — بحرِ عصیاں نے مجھکو ڈبویا
پونجی ہوگئی اپنی پرائی — ساتھ نہیں کچھ مایا - بحرِ عصیاں
دل میں ہوس تھی مال کی زر کی — دھندے میں عمر گنوایا
رہ گیا گھروا - ہوئی بدائی — کوئی بھی ساتھ نہ آیا - بحرِ عصیاں
من موہن دو بول ہیں تیرے — ذکر زباں پہ آیا
کلمۂ طیب اس کی بدولت — مرتبہ اعلیٰ پایا رے - بحرِ عصیاں
عشقِ نبی کا دل میں حمزہ — دیا جو تو نے جلایا
تاریکی کو کردیا روشن — قبر میں کام بن آیا رے بحرِ عصیاں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

حمزہ

(۳۷) طیبہ نگر سے

طیبہ نگر سے پیا کے گھر سے ۔ سکھی ری میں تو واپس نہ آؤں گی جائے کے

چھانڈو جی سکھی موری بیاں ٭ وہیں رہوں گی جاں ہیں سیاں

مجھے کتنا مناؤ ۔ نہیں مانوں گی جاؤ میرا دل نہ دکھاؤ ۔ دیکھو نعرے بھرونگی ہائے ملکے

میں تو واپس نہ آؤں گی جائے کے

لاگی اگیا برہ کی من مان ٭ ہاڑ پھونکی جلن ہے تن مان

واپس مجھ کو بلائیں ۔ یا وہ آکرے جائیں ۔ من کی لاگی بجھائیں اپنی رحمت کا مینہ برساے کے

میں تو واپس نہ آؤں گی جائے کے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

حمزہ

جلد۲

(۳۸) نرالی

وہ دُور دُور شہرت ہے تیری نرالی

پیارا دربار ہے طیبہ کے سائیں کا — عالی عالی عالی وہ روضہ کی جالی

احمد پیا کے ہیں نیناں رسیلے — وہ کالی کالی پتلی پہ ڈوروں کی لالی

چاند کی صورت نور کی مورت — وہ کالی کالی زلفوں پہ کملی بھی کالی

دکھا دے اللہ زیست میں ہم کو — وہ طیبہ کے والی کا دربار عالی

جا کے مدینہ کی بستی میں شائق — نہ آؤں نہ آؤں نہ آؤں گا خالی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

شائق

(۳۹) نبی جی کی جلوہ گری

میں تو سپنے میں دیکھ آئی طیبہ نگری
مرے پیارے نبی جی کی جلوہ گری

کیسا سہانا ہے بستی پہ نور ۔ آنکھیں چکا چوند ہو گئیں حضور ۔ نینوں میں ہے نور دل میں سرور
دیکھی ترے دوارے کی منڈپ بھری
مرے پیارے نبی جی کی جلوہ گری

را بدن مثلِ خورشید تن ۔ کالی کملیا زیبِ بدن ۔ نکلی تجلّی باہر کو چھن
چلی نورِ الٰہی کی دریا بھری
مرے پیارے نبی جی کی جلوہ گری

تھے کی رت سے چندر ہے کم ۔ زیبندہ رُخ پہ زلفوں کا خم ۔ ابرو مثالِ طاقِ حرم
میں تو بے ساختہ بہرِ سجدہ گری
مرے پیارے نبی جی کی جلوہ گری

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

حمزہ

(۴۰) سرکار مدینے والے

سرکار مدینے والے۔ سرکار مدینے والے

صورت تو دکھاؤ پیاری۔ ہیں جان کو اپنے واری۔ ہے آس چرن کی تھا

سرکار مدینے والے

طیبہ کی پیاری بستی۔ رحمت وہاں پر برستی۔ دیکھن کو نین تر

سرکار مدینے والے

مولیٰ کا او ہو جلوہ۔ آہا وہ روپ سہانا۔ اللہ اللہ اللہ

سرکار مدینے والے

معراج کی شب وہ عالی۔ وہ آنکھ تری متوالی۔ تھی کس کو دیکھی بھا

سرکار مدینے والے

روضہ کی ترے وہ جالی۔ دربار ترا وہ عالی۔ جاؤنگا نہ ہرگز خا

سرکار مدینے والے

او کملی والے پیارے۔ آؤ میرے نین کے تارے۔ شائق کے سہارے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

شائق

تمت

اعلان

الیاس برنی کے تالیفات و تراجم

(۱)

سلسلۂ دعوتِ صدق

۱) **اسرارِ حق** - آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ، ارشاداتِ صدیقین و اکابردین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین ان سب کا نہایت جامع اور مربوط انتخاب اور اُن کے مقابل یورپ کے جدید سائنس اور فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا لُب لباب خود بخود اسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔

جدید سائنس و فلسفہ کا اقرارِ نارسائی اور احساس ایمان بالغیب اسلام میں علم باطن، توحید اور اس کے مقامات، احدیت کی رفعت اور عبدیت کی نزاکت، نبوت اور ولایت کے مراتب، کشف و کرامات کی ماہیت اور دیگر معارفِ متعلقہ ایک نظر میں اسلام کی روحانی تعلیم کا عجب نظام دل نشین ہو جاتا ہے اور کچھ اندازہ ہوتا ہے کہ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۲۴/۱
جن علوم کو اللہ جل شانہ صدق اور جن عالموں کو صادقین و صدیقین سے تعبیر فرماتا ہے
جو اسلامی ادب میں بالعموم تصوف اور صوفی کہلاتے ہیں، اُن کی تحقیق اور تصدیق ہر
بعض لحاظ سے یہ اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے جو قابلِ دید ہے۔ حجم تقریباً ۴۰۰ صفحے مجلد
قیمت صرف مبلغ ۳/۸ ہے۔ (پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ دوسرا ایڈیشن بعد نظرِ ثانی
و اضافۂ مضامین عنقریب طبع ہو کر شائع ہو گا (انشاء اللہ)

(۲) مشکات الصلوٰت

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا (۵۶/۲۲) حضور انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں علمائے عظام
اور اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جو صلوٰۃ و سلام عرض کئے ہیں
وہ اسلامی معارف اور عربی ادب کا بہترین سرمایہ ہیں گویا رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
کی الہامی تفاسیر ہیں وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کی معنوی تصاویر ہیں ان
مطالعہ سے حضور رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت اور محبت دل
پیدا ہوتی ہے ان کے ورد سے ماشاء اللہ نسبتِ محمدی کا فیضان جاری ہوتا ہے
دین کی نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔

یہ بے بہا ذخیرہ بعض قدیم مجموعات مثلاً دلائل الخیرات وغیرہ میں فراہم کیا گیا

تاہم اس کا بہت سا حصہ متفرق رہ گیا۔ بفضلِ الٰہی ایک جدید مجموعہ تیار ہوا ہے جس میں
اکابرِ دین کے اکثر درود شریف بڑی تجسس و تحقیق سے بہ ترتیب خاص جمع کئے ہیں۔
غالباً اب تک صلوٰۃ وسلام کا کوئی مجموعہ اس قدر وسیع اور محیط شائع نہیں ہوا۔ فدائیانِ رسول
کے واسطے بڑی نعمت ہے۔ طباعت بھی انشاء اللہ بہت پاکیزہ اور دیدہ زیب
ہوگی۔ اہتمام درپیش ہے۔ اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ

۴۔ ہدایت الاسلام

تمدنِ حاضرہ کی بدولت جوں جوں معاشی اور سیاسی
مصروفیت بڑھ رہی ہے۔ دین کی ضروری معلومات
حاصل کرنے کا موقع بھی بمشکل نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ عام طور پر جدید
تعلیم یافتہ حضرات شعائرِ اسلام سے اس درجہ ناواقف ہیں کہ کسی عبادت یا مذہبی
تقریب میں کبھی شرکت کا موقع آتا ہے تو ظاہری تقلید بھی اُن کے واسطے دشوار
ہوجاتی ہے لامحالہ دل میں ندامت ہوتی ہے۔ جگ ہنسائی ہوتی ہے۔

اسی تعلیم یافتہ طبقے کی خاطر ایک مختصر اور مستند مجموعہ ترتیب دیا ہے۔ اس میں سب
اسلامی عبادات اور تقریبات کے تمام ضروریات ادعیہ وغیرہ جن سے روزمرہ سابقہ
پڑتا ہے یا پڑ سکتا ہے بہ ترتیب خاص جمع ہیں۔ عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی [illegible]
اس کے مطالعہ کے بعد اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق و آداب سے بخوبی [illegible]
ہوجاتی ہے کسی موقع پہ حیرانی و پریشانی کا احتمال باقی نہیں رہتا جدید تعلیم یافتہ

مسلمانوں کو اس مجموعہ کی بالخصوص ضرورت ہے۔ چھوٹی تقطیع۔ طباعت پاکیزہ (زیر طبع)

(۴) **فتوح الحکم** یہ ایک جدید تالیف ہے قطب الربّانی غوث الصمدانی محبوب سبحانی حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات **فتوح الغیب** میں اور خطبات **فتح الربانی** میں مرتب اور محفوظ ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی حضرت کے ارشادات و خطبات کا بہت سا بے بہا ذخیرہ کئی معتبر کتب میں موجود ہے۔ بفضلہ بعض قدیم قلمی نسخوں کا بھی پتہ لگا ہے جو اب تک طباعت اشاعت سے مستغنی رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ تمام نعمار دینیہ خاص اہتمام مومنین کے واسطے عنقریب مہیّا ہو جائیں گی تالیف کا سلسلہ جاری ہے اس کے بعد طباعت و اشاعت ہے۔ انشاء اللہ وما توفیقی الّا باللہ

(۵) **فتوحاتِ قادریہ** حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے تمام اذکار و اوراد ادعیہ اور وظائف خاص تحقیق سے فراہم کئے ہیں سلوک قادریہ کا اصلی مرقع ہے۔ طالبین کے واسطے بڑی نعمت ہے۔ یہ مجموعہ خاص اہتمام طبع ہو کر جلد شائع ہوگا۔ انشاء اللہ"

(۶) **مکاتیب المعارف** مرشدی و مولائی حضرت الحاج مولانا شاہ محمد حسین صاحب قبلہ چشتی القادری مدظلہ العالی مکتوبات شریف کا مجموعہ۔ حقائق قرآنی اور تعلیم ربانی کا عجیب مرقع پیش نظر ہو

ہے۔ ایمان واعتصام کی عظمت دل میں بیٹھتی ہے۔ اہلِ ایمان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں عجیب
فیوض وبرکات ہیں۔ ماشاء اللہ ترتیب ہورہی ہے۔ عنقریب اشاعت ہوگی انشاء اللہ
حجم تخمیناً ۵۰۰ صفحے۔

(۷) **صراط الحمید** یعنی سفرنامۂ مقاماتِ مقدسہ۔ عراق، شام، فلسطین و حجاز ان چاروں اسلامی ممالک کے گوناگوں چشم دید حالات
نہایت دلچسپ و مفید معلومات، سیر و سفر کے مفصل ہدایات، راہ و منازل کے مکمل
نقشہ جات غرض کہ سیاحت کے تمام ضروریات بالتفصیل مذکور ہیں۔

اکثر مقدس مقامات مثلاً بغداد شریف، کربلائے معلیٰ، نجفِ اشرف، کاظمین شریفین،
سامرہ شریف، دمشق، بیت المقدس، بیت اللحم، خلیل الرحمٰن۔ ان سب کے متبرک زیارات و
روایات، اولیائے کرام کی علمی فتوحات و تصنیفات۔ سب کچھ تفصیل موجود ہے۔ سب سے
بڑھ کر مدینۂ منورہ اور مکۂ معظمہ کے تفصیلی مشاہدات، اسلامی احساسات، بارگاہ اقدس کے
انوار و برکات، فیوض و انعامات، بیت اللہ شریف کی دینی تحقیقات، فریضۂ حج کے تمام
تفصیلات یعنی احکام و مسائل، طور و طریق، ادعیہ و صلوات بترتیب و تفہیم خاص کہ پھر کچھ
دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے اور حج تمام و کمال بحسن و خوبی ادا ہو جائے
بحول اللہ تعالیٰ۔

سفرنامہ میں جابجا قرآنی معارف اور ایمانی نکات، دینی واردات، روابط قلبی کے

نازک اشارات، عبارت کی لطافت گویا آب حیات کہ پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے، دل کو عقیدت و محبت کا مزا ملتا ہے۔ مزید برآں خاص خاص زیارات کی ایک درجن قابل دید عکسی تصویرات کہ شنید میں دید کا لطف آجائے گویا آنکھوں میں نقشہ پھر جائے۔

ضمنی طور پر بمبئی، کراچی، بصرہ، حلب، حمص، حما، بیروت، حیفہ، قنطرہ، سوئز، ینبوع، جدّہ اور کامران۔ ان مقامات کا بھی ضروری حال درج ہے اور مسافروں کو جہاں جو جو صورتیں پیش آتی ہیں وہ بھی واضح کر دی ہیں کہ وقت پر حیرانی و پریشانی نہ ہو۔ ناواقفیت سے کچھ زیر باری نہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ عامۃ المومنین اور بالخصوص حجاج و زائرین کے واسطے یہ سفرنامہ واقعی بڑی نعمت ہے گھر بیٹھے زیارات کا لطف آتا ہے۔ سفر میں نہایت ہمدرد رفیق اور واقف کار معلّم کا کام دیتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے پھر کسی کی محتاجی نہیں رہتی۔ ان خوبیوں کی بدولت ہاتھوں ہاتھ جا رہا ہے۔ طباعت پاکیزہ حجم ۲۵۰ صفحہ قیمت عہ

(۸) تحفۂ محمدی نہایت سلیس، رواں، پُر اثر اور مقبول نعتوں کا سلسلہ ہر جلد میں عربی صلوٰۃ وسلام اور چالیس چالیس اردو نعتوں کا انتخاب درج ہے۔ مرد عورتوں، بوڑھوں، بچوں خاص و عام سب مسلمانوں کے واسطے حب محمدی کا بہترین سرمایہ ہے ایمانی لذات اور روحانی تفریح کا نایاب توشہ ہے بفضلہ تعالیٰ پہلی دوسری جلد شائع ہوگئی اور تیسری زیر طبع ہے

ہدیہ بلا قیمت ہے باقی سو نسخے صرف دس روپیہ قیمت مقرر ہے تاکہ فدائیانِ رسول چاہیں تو بسہولت اس کارِ خیر میں شریک ہو جائیں تحفۂ محمدی خریدیں اور اپنی طرف سے اپنے اپنے علاقوں اور حلقوں میں بلا قیمت ہدیۃً تقسیم کریں۔ شانِ محمدی کی اشاعت سے بڑھ کر اور کیا کام مقبول ہو سکتا ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(۴)

سلسلۂ منتخباتِ نظمِ اُردو

مروّجہ غزلیات کی کثرت سے عموماً یہ خیال پھیل گیا ہی کہ اُردو شاعری کی ساری کائنات محض حسن و عشق اور گل و بلبل کی پارینہ داستان ہی مگر تحقیق سے ثابت ہوا کہ اُردو میں بھی ہر رنگ کی بہتر سے بہتر نظمیں موجود ہیں۔ البتہ وہ اب تک منتشر اور غیر معروف تھیں چنانچہ موجودہ انتخاب سے اس کی پوری تصدیق ہوتی ہی۔ اُردو کے تقریباً دو[illegible] قدیم و جدید نامور شعرا کا بہترین کلام نہایت عجیب و غریب ترتیب کے ساتھ بارہ مستقل جلدوں میں پیش کیا گیا ہی جس کو دیکھ کر اُردو شاعری کی وسعت و رفعت پر حیرت [illegible] ہوتی ہی۔ دوسری زبانوں میں اس سلسلے کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ادبِ اُردو [illegible] دل فریب اور نادر تحفہ ہی جس کی بڑے بڑے ادیب اور نقادِ سخن داد بلکہ مبارک باد دے رہے ہیں۔ اُردو خواں حلقوں میں اس سلسلے کی خاصی دھوم مچ گئی ہی اور اس کی مقبولیت روز افزوں ہی۔ الحمد للہ۔

یہ سلسلہ یوں تو ۱۹۱۹ء سے بتدریج شائع ہو ہو کر ہاتھوں ہاتھ چلتا رہا لیکن ۱۹۲۴ء میں اس کی بارہ جلدیں اضافۂ مضامین اور جدید ترتیب کے ساتھ از سرِ نو شائع کی گئیں اور یہ ان کی مستقل شکل قرار پائی تفصیل ملاحظہ ہو:

پہلا سٹ

معارف ملت

جلد اول - متعلق دینیات یعنی حمد، نعت، مناجات اور معرفت کی نظمیں جن میں دین و ایمان کی خوشبو مہکتی ہے صاحب دلوں اور عاشقانِ رسول کے واسطے بڑی نعمت ہے۔

جلد دوم متعلق اسلامیات یعنی اسلام اور مسلمانوں کے ماضی حال اور مستقبل کی تفسیریں اور تصویریں، جو قلب کو گرماتی اور روح کو تڑپاتی ہیں۔ خاص کر واقعۂ کربلا کے ۵ جگر دوز نشتر لذتِ شہادت تازہ کر دیتے ہیں۔ اسلامی مدارس کے واسطے بہت موزوں ہے۔

جلد سوم متعلق قومیات یعنی ہندوستان کی متحدہ قومیت کے متعلق درد مند اور وطن پرست شاعروں کا دل پذیر کلام جو عبرت سکھاتا اور غیرت دلاتا ہے۔ اس جلد میں چند قدیم شہر آشوب بھی قابل دید ہیں۔ قومی مدارس کے واسطے بہت موزوں ہے۔

جلد چہارم متعلق اخلاقیات یعنی اُردو شاعری میں اخلاق و حکمت کے جو انمول موتی جواہر بکھرے پڑے تھے اور جو بہترین قومی سرمایہ ہیں۔ فراہم کر دیئے گئے ہیں یہ جلد لڑکوں اور نوجوانوں کے واسطے قابل قدر تحفہ ہے۔ تمام مدارس کے لئے یکساں مفید ہے۔

دوسرا سٹ

جذبات فطرت

جلد اول - اردو شاعری کے قافلہ سالار یعنی میر تقی میر اور میرزا رفیع
سودا کے کلام کا مربوط اور جامع انتخاب۔ یہ کتاب کالج کی اعلیٰ جماعتوں میں درس کے قابل

جلد دوم - اردو کے سرمایۂ ناز شاعر مرزا غالب اور ان کے خاص
یا خاص ہم رنگ شعرا ذوق، ظفر اور حسرت موہانی کے کلام کا انتخاب۔ یہ کتاب
اعلیٰ جماعتوں کے درس کے قابل ہے۔

جلد سوم - تقریباً تیس قدیم مستند اور باکمال شعرا کے کلام کا اعلیٰ انتخا
جو اپنی قدامت اور جامعیت کے لحاظ سے قابل دید ہے۔

جلد چہارم - تقریباً ساٹھ جدید مشہور و مقبول شعرا کے کلام کا دلکش انتخ
شاعری کے جدید دور کا اس سے خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔

تیسرا سٹ

مناظر قدرت

جلد اول - متعلق اوقات، یعنی صبح، شام، دن، رات، دھوپ

چاندنی، موسم گرما، سرما، برسات اور بہار کے دل کش مناظر نظموں میں اس خوبی سے عکس فگن ہیں کہ ان کو دیکھ کر طبیعت وجد کرنے لگتی ہے۔ نیچر پرستوں کے لئے یہ جلد قدرت کی دلفریبیوں کا مرقع ہے۔

جلد دوم ۔ متعلق مقامات یعنی آسمان، زمین، پہاڑ، جنگل، میدان، دریا، کھیت، باغات، شہر اور عمارات ۔ شاعروں نے ان سب کی ایسی صاف ستھری تصویریں کھینچی ہیں کہ نظمیں پڑھتے وقت گویا ہم آنکھوں سے ان کی سیر کر رہے ہیں۔

جلد سوم ۔ متعلق نباتات وحیوانات یعنی پھول پھل، کیڑے، پتنگے، تتلیاں، چڑیاں، جانور، چرندے، چوپائے اور متفرق جانور وغیرہ ان سب کے حالات پڑھنے سے اندازہ ہو سکے گا کہ اردو شاعروں نے اشیاء قدرت کا کس حد تک مطالعہ کیا ہے اور مشاہدات میں کہاں تک جان ڈالی ہے۔

جلد چہارم ۔ متعلق عمرانیات یعنی ہندوستان کے تمدن، رسم و رواج، عید تہوار، غمی شادی، میلے ٹھیلے، صحبتیں، جلسے، کھیل تماشے، وضع لباس، صورت شکل، ہنسی مذاق ۔ بزم اور رزم ۔ سب طرح کے حالات پیش نظر ہو کر دل کو بے چین کر دیتے ہیں ۔ مناظر قدرت کی چاروں جلدیں زنانہ مدارس کے واسطے خاص کر بہت موزوں ہیں غرض کہ شعر و سخن کا عجیب دل کش انتخاب ہے شریف اور مہذب گھرانوں میں لڑکوں لڑکیوں، مردوں، بیبیوں اور بڑے بوڑھوں کی خوش وقتی اور تفریح طبع کے لئے

اس کے مطالعہ سے بہتر کوئی مشغلہ ملنا مشکل ہے۔ شاید ہی کوئی علم دوست گھر اس سے محروم رہنا گوارا کر سکے۔ کل بارہ جلدیں خوش خط، خوش قطع، خوش نما مجلد قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ۔

جواہر سخن ۔ فارسی شاعری کا بہترین کلام ایک جدید اصول ترتیب ہے انشاء اللہ بہت دلکش اور دل پذیر ہوگا۔ عنقریب شائع ہوگا۔

(۳)

سلسلۂ معاشیات

(۱) علم المعیشت - جدید مغربی علم کنامکس پر اُردو میں یہ سب سے پہلی نہایت مستند اور جامع کتاب ہے۔ مشکل سے مشکل معاشی اصول و مسائل کو ایسے سلیس اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف نئے نئے مضامین بخوبی ذہن نشین ہوتے ہیں بلکہ خاصی دماغی تفریح حاصل ہوتی ہے۔ خوبیٔ مضامین کی بدولت ہندوستان کے حصے میں یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ لطف یہ کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں اکنامکس کے متعلم بیسیوں ضخیم انگریزی کتابوں کے ہوتے ہوئے اس کو بہت شوق سے پڑھتے اور فائدہ اُٹھاتے ہیں ڈاکٹر سر محمد اقبال جو خود بھی معاشیات کے عالم ہیں تحریر فرماتے ہیں: "آپ کی کتاب علم المعیشت اُردو زبان پر ایک احسان عظیم ہے اور مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے کہ اکنامکس پر اُردو میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے اور ہر لحاظ سے مکمل"۔

بسلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اُردو اورنگ آباد (دکن)، تیسرا اڈیشن بنظر ثانی میں شائع ہوا ہے۔ حجم تقریباً ۸۰۰ صفحے قیمت ۵ر

(۲) اصول معاشیات پہلی کتاب علم المعیشت عام وخاص قارئین کے واسطے نہایت سہل اور سلیس پیرایہ میں لکھی گئی

لیکن خاص طلبہ کے واسطے کسی قدر دقیق اور دشوار مباحث کی ضرورت تھی چنانچہ
میں کافی رد و بدل اور تخفیف و اضافہ کرکے یہ جداگانہ نصابی کتاب تیار کی گئی
سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔ خوش نما جلد تقطیع کلاں حجم ۱۰۰ صفحے
قیمت آٹھ روپیہ پانچ آنے (۸ روپیہ ۵)

(۳) معیشت الہند ہندوستان کے گوناگوں معاشی حالات جن کا ملک کی اصلاح و ترقی کے واسطے فی زمانا از حد
ہے۔ کافی تحقیق اور تنقید کے بعد بہت سلیس اور دلچسپ طرز پر علمی پیرایہ میں بیان کیے
ہیں۔ علم المعیشت اور اصول معاشیات میں جو نظری مسائل بیان ہوئے ہیں ان کا
ذریعے سے اُن کا ہندوستان میں عمل درآمد دکھایا گیا ہے۔ خاص کر زر (کرنسی) بنک
اور تجارت خارجہ جیسے اہم مباحث قابل دید ہیں۔ یہ بھی بلا مبالغہ اردو زبان میں
قسم کی پہلی جامع اور مستند کتاب ہے۔ مدت سے شائقین کو انتظار رہتا۔ الحمدللہ کہ دار
سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہو گئی۔ تقطیع کلاں حجم تقریباً ۸۵۰ صفحے قیمت

(۴) مالیات پبلک فنانس پر اردو میں سب سے پہلی جامع اور مستند مہذب اور ترقی یافتہ سلطنتوں میں آمدنی کے کیا کیا
اور خرچ کی کیا کیا مدیں ہیں اور محاصل اور مخارج کا انتظام کس نہج پر قائم ہے۔ سلطنتوں
مالی ترقی اور مرفہ الحالی کے کیا اسباب ہیں اور ان کا کیوں کر عمل درآمد ہوتا ہے

[نظام] وضع اور اہم مباحث نہایت سلیس اور دلچسپ طرز پر عملی پیرایہ میں بیان کئے [گئے ہیں] اور ساتھ ہی ساتھ ہندوستان کے مالی نظام کو بالتفصیل بطور مثال پیش کیا ہے [اور اس] کی تشریح اور تنقید کی ہے۔ ہندوستان کے قومی رہبروں اور رئیسوں کو اس کتاب کا [مط]العہ بہت مفید بلکہ ازحد ضروری ہے۔ زیر تالیف ہے۔

(۵) مقدمات المعاشیات مورلینڈ صاحب کی انگریزی کتاب "انٹرو ڈکشن ٹو اکنامکس" کا سلیس اور بامحاورہ [ار]دو ترجمہ جس میں معاشیات کے ابتدائی اصول و مسائل بیان کئے گئے ہیں تقطیع کلاں [حجم] تقریباً ۳۰۰ صفحہ مجلد دارالترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے قیمت للعہ ۱۲

(۶) معاشیات ہند مسٹر پرمتھ ناتھ بنرجی کی انگریزی کتاب "انڈین اکنامکس" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں مختصر طور پر [ہن]دوستان کے معاشی حالات بیان کئے گئے ہیں تقطیع کلاں حجم تقریباً ۳۰۰ صفحے [مجلد] دارالترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے قیمت ۵

(۷) برطانوی حکومت ہند - انڈرسن صاحب کی انگریزی کتاب "برٹش اڈمنسٹریشن ان انڈیا" کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں مختصر [طو]ر پر حکومت ہند کا نظام اور طریق عمل بیان کیا گیا ہے تقطیع کلاں حجم تقریباً ۲۰۰ صفحے [مجلد] دارالترجمہ سرکار عالی حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی ہے۔ قیمت ۳

اطلاع

سلسلۂ دعوت صدق اور سلسلۂ منتخبات نظم آردو کی کتابوں پر تاجرانہ کمیشن ۲۵ فی صدی مقرر ہے۔ بشرطیکہ فرمائش سو روپیہ سے کم کی نہ ہو محصول مصارف پارسل بہرصورت بذمہ خریدار ہوں گے۔

کتابیں ملنے کے صدر مقام:

(۱) حاجی محمد مقتدی خاں صاحب شروانی، علی گڑھ

(۲) شیخ مبارک علی صاحب تاجر کتب لہاری دروازہ۔ لاہور

(۳) مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ۔ دہلی

(۴) مکتبہ ابراہیمیہ۔ اسٹیشن روڈ۔ حیدرآباد (دکن)